77514 ـ پاخانہ کی جگہ وطئ کرنا حرام ہے چاہے درمیان میں حائل بھی ہو پھر بھی حرام ہوگا

سوال

کنڈوم چڑھا کر بیوی سے پاخانہ والی جگہ وطئ کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ اس طرح بیوی کو خاوند کا مادہ منویہ نہیں جاتا، کیا ایسا کرنا حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دبر یعنی پاخانہ والی جگہ میں وطئ کرنا ان کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے جسے شریعت اسلامیہ نے حرام کیا ہے، اور اس کی حرمت بہت شدید آئی ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (1103) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

حرام وطئ یہ ہوگی کہ عضو تناسل کا سرا پاخانہ والی جگہ میں چلا جائے چاہے حائل بھی درمیان میں ہو یا بغیر حائل کے ہو، اور چاہے انزال نہ بھی ہو پھر بھی حرام ہے، کیونکہ یہاں حکم تو دخول اور غائب ہونے سے معلق ہے، انزال یا مباشرت کے ساتھ حکم معلق نہیں، اس لیے اگر کنڈوم چڑھا کر بھی کیا جائے تو بھی حرام ہوگا.

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چاہے کپڑا ہو یا نہ ہو اس سے دخول میں کوئی فرق نہیں " انتہی

دیکھیں: الاشباہ و النظائر (458).

اور پھر فقہاء کرام نے حائضہ عورت کے ساتھ وطئ کرنے کی حرمت بیان کی ہے چاہے درمیان میں حائل ہی کیوں نہ ہو.

" اور اسی طرح (حائضہ عورت کی) فرج میں وطئ کرنا حرام ہے چاہے حائل کے ذریعہ ہی ہو " انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (1 / 100) اور تحفۃ المحتاج (1 / 390).

بحث و تلاش کے باوجود ہمیں اس حکم میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف نہیں ملا، کیونکہ دبر میں وطئ کرنے کی حرمت والی نصوص مطلق ہیں، جو کہ حائل اور غیر حائل سب کو شامل ہیں.

اس لیے مطلقا دبر میں وطئ کرنا جائز نہیں، چاہے حائل ہو یا بغیر حائل کے، اور جو کوئی بھی ایسا قبیح فعل کرتا ہے اسے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آئندہ عزم کرے کہ وہ اس طرح کا کام دوبارہ نہیں کریگا.

اور بیوی کو چاہیے کہ اگر خاوند ایسا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اس کی بات تسلیم نہ کرے، اور اگر خاوند ایسا کرنے پر مصر ہو تو بیوی کو قاضی اور عدالت کے ذریعہ طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے.

کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ:

" اللہ سبحانہ و تعالی کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بھی خاوند بیوی سے دبر میں وطئ کرے اور بیوی بھی اس سلسلہ میں اس کی بات راضی و خوشی مان لے تو دونوں کو تعزیر لگائی جائیگی؛ اور اگر وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتے تو ان کے مابین علیحدگی کرا دی جائیگی؛ جس طرح ایك فاجر شخص کی دوسرے فجور کرنے والے کے مابین کرائی جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (32 / 267).

واللہ اعلم .